سوال

ایک شخص نے عدالت میں اپنی بیوی کو سسر کے دباؤ کے تحت ایک طلاق دی یہ طلاق بتاریخ (1428/2/8) ہجری کو ہوئی اور اب (1428/6/28) تاریخ ہو چکی ہے اور اس کا معاوضہ بھی تھا، حقیقت میں خاوند اپنی بیوی کو چاہتا ہے، اور بیوی بھی اپنے خاوند کو چاہتی ہے، کیونکہ وہ چودہ برس تک خاوند اور بیوی رہے ہیں، خاوند اپنی بیوی کا سعودی عرب اور باہر کے ممالک میں علاج معالجہ کراتا رہا ہے، اور اب بیوی کے خاندان کا کوئی شخص اس کا علاج معالجہ نہیں کروا رہا، اور بیوی کی صحت دن بدن کمزوری ہوتی جا رہی ہے اور وہ اپنے خاوند کے پاس واپس آنا چاہتی ہے، کیا کیا جائے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

اگر تو طلاق معاوضہ پر ہوئی ہے تو خلع کہلاتا ہے جس سے بیوی اپنے خاوند سے بائن صغری ہو جاتی ہے، اور جب خاوند اور بیوی دونوں آپس میں رجوع کرنا چاہیں تو وہ نیا نکاح کر سکتے ہیں

اور جب خاوند اس سے نکاح کر لے تو وہ بیوی اس کے پاس واپس آ جائیگی اور اسے باقی طلاق کا حق حاصل رہے، اس لیے اس کے پاس دو طلاقیں رہ جائینگی، اور خلع کو طلاق شمار نہیں کیا جائیگا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

""چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ کے ساتھ تفریق پر دلالت کرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، مثلا خاوند کہے میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار ریال کے عوض طلاق دی، تو ہم کہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے:

ہر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں"

امام احمد کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں:

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے رکھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے تھی، یعنی یہ فسخ نکاح ہے چاہے کسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا

اس پر ایک اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو دو بار علیحدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق کے الفاظ کے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق کے الفاظ سے خلع کو طلاق شمار کرنے والوں کے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی

لیکن جو علماء خلع کو فسخ نکاح شمار کرتے ہیں چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس کے لیئے نئے نکاح کے ساتھ حلال ہوگی حتی کہ عدت میں بھی نکاح کر سکتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم خلع کرنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض طلاق دی، بلکہ وہ کہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم کے عوض خلع کیا؛ کیونکہ ہمارے ہاں اکثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ یہ خلع اگر طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی

تو اس طرح عورت کو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار کر لیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (450/12).

دوم:

جب عورت کا ولی (اس کا والد) اس کی شادی کرنے سے انکار کرے اور خاوند بھی اس عورت کا کفو ہو یعنی مناسب رشتہ ہو اور وہ عورت اس خاوند سے راضی ہو تو وہ ولی اسے نکاح سے روکنے والا شمار ہوگا، اس طرح اس سے ولایت منتقل ہو کر بعد والے ولی کو مل جائیگی

اور عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ قاضی کے پاس لے جائے تا کہ قاضی اس کے ولی کو یا تو اس کی شادی کرنے کا حکم دے، یا پھر اگر ولی اس کی شادی نہیں کرتے تو قاضی اس کی شادی کر دے

یہ مسئلہ پہلے تو اہل خیر اور اصلاح پسند افراد حل کریں وہ اس طرح کہ جب خاوند دیندار اور حسن اخلاق کا مالک ہے تو وہ عورت کے والد کو راضی کرنے کی کوشش کریں

اسی طرح کی حالت میں اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان نازل ہوا تھا:

تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں البقرۃ (232).

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کی ایک شخص سے شادی کر دی تو اس شخص نے میری بہن کو طلاق دے دی، اور جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ اس سے دوبارہ شادی کرنے کےلیے آیا تو میں نے اسے کہا:

میں نے اس سے تیری شادی کی، اور تیرا البستر بنایا اور تیری عزت و احترام کیا تو نے اسے طلاق دے دی اور اب اس کا دوبارہ رشتہ طلب کر رہے ہو! اللہ کی قسم وہ تیرے پاس دوبارہ کبھی نہیں لوٹ سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج بھی نہ تھا اور عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی.

تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرما دی:

تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں

تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کرتا ہوں، تو انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس سے کر دی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5130).

چنانچہ اس عورت کے والد کو ہماری یہی نصیحت ہے کہ وہ اس عورت کا اپنے خاوند سے نکاح کرنے پر راضی ہو جائے اور اس میں رکاوٹ نہ بنے تا کہ اللہ کے حرام کردہ فعل کا ارتکاب

نہ کربیٹھے

والله اعلم.

الاسلام سوال وجواب

106437